بخاری بھائی!

اہلیہ پروفیسر محمد سلیم

میں ایم اے انگریزی سالِ اوّل کی تیاری کر رہی تھی۔ میرے خاوند محمد سلیم جو ام القریٰ یونیورسٹی میں انگریزی کے استاد ہیں، میری مدد کر رہے تھے۔ لیکن ایک مضمون سے اُنھیں چڑ تھی اور وہ تھا لسانیات۔ جب بھی اِس کی باری آتی تو کہتے کہ ''میرے ایک دوست نے پاکستان سے آنا ہے۔ یہ مضمون میں نے پہلے ہی اُس کے ذمہ کر دیا ہے۔'' آخر کار وہ دوست آ ہی گئے، بخاری بھائی جن کو نام سے ہم سب جانتے تھے۔ پہلا ایک ہفتہ تو میں نے انتظار کیا۔ اس کے بعد میں نے اپنے میاں سے کہا کہ بخاری بھائی سے کہیں کہ وہ مجھے اس پیپر کی تیاری کروادیں۔ مجھے یقین ہے کہ اُن سے اگر کوئی اور کہتا تو کبھی نہ پڑھاتے، لیکن میرے میاں چونکہ اُن کے بہت قریبی دوست تھے اِس لیے وہ انکار نہ کر سکے۔ اگر چہ وہ زیادہ وقت نہ دے پائے لیکن پھر بھی اُنھوں نے اِتنا پڑھا دیا کہ مجھے اِس پیپر کا عمومی اندازہ ہو گیا۔ میرے میاں اکثر مذاق کرتے کہ یہ پیپر کبھی پاس نہیں ہونے والا، تو اِس موقع پر بخاری بھائی ہمیشہ یہی کہتے کہ ''جی! باقی پاس ہوں نہ ہوں یہ ضرور پاس ہو جائے گا۔'' مجھے بخاری بھائی جیسے بھائی اور استاد پر فخر ہے۔ میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ بخاری بھائی نے جتنے دن بھی مجھے پڑھایا کبھی نظر اوپر نہیں اٹھائی۔ انھوں نے مجھے پڑھنے کا ایک نیا حوصلہ دیا۔ وہ ہمیشہ تعلیم کو قدر کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ایک دن میں نے کہا کہ ''بھائی! گھریلو زندگی کے ساتھ ایم اے انگریزی کرنا میرے بس کا کام نہیں۔'' تو کہنے لگے کہ دو سال میں نہیں تو تین سال میں ہو جائے گا، لیکن تعلیم کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ ایم اے کی ڈگری کسی وقت بھی کام آ سکتی ہے۔ اُن کے پڑھانے کا انداز اپنا ہی تھا۔ بڑی خوبی یہ تھی کہ موضوع سے دور ہو کر بھی تشریح کرتے تو طالب علم کنفیوز نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ اصل موضوع سے سلسلہ جوڑ کر رکھتے تھے۔ جب کوئی ایسا نکتہ سمجھا رہے ہوتے جو کہ طالب علم کے لیے اہم ہوتا تو ٹھہر ٹھہر کر بولنے لگتے۔ کبھی موضوع کا خلاصہ دیے بغیر کلاس ختم نہیں کرتے تھے۔ پاکستان جانے سے پہلے میں نے کہا کہ بھائی آپ نے میرے لیے دعا کرنی ہے کہ میرے پیپر اچھے ہو جائیں تو کہنے لگے کہ ''اللہ آپ کی مدد کریں گے اور ہم بھی دعا کریں گے۔''

آج بخاری بھائی ہم میں نہیں ہیں۔ لیکن جب دروازے پر بیل ہوتی ہے تو میرا چھوٹا بیٹا دوڑتا ہوا جاتا ہے اور یہی کہتا ہے کہ مما بقالی چھاب (بخاری صاحب) آ گئے۔ اصل میں یہ بخاری بھائی سے بہت مانوس تھا۔ اب بھی وہ اکثر یاد کرتا ہے کہ ہم بخاری انکل سے باتیں کیا کرتے تھے اور وہ ہمیں مزے مزے کی کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ ہم نے اُس دن اُن کو بہت miss کیا جس دن میرا یعنی بقول اُن کے، اُن کی نام نہاد طالب علم کا نتیجہ آیا۔ میں بہت خوش تھی۔ میں نے سالِ اوّل کا امتحان

پاس کرلیا تھا۔ میرے میاں کہنے لگے کہ آج بخاری ہوتے تو کتنا خوش ہوتے۔ خصوصاً اِس وجہ سے کہ اُن کا پیپر بھی پاس ہوگیا۔

میں جانتی ہوں کہ میرے میاں کو جتنا دکھ بخاری بھائی کی وفات کا ہوا ہے اُتنا اپنے والد کے علاوہ شاید ہی کسی کا ہوا ہو۔ اب بھی ہمارے گھر میں شاید ہی کوئی دن ایسا ہوتا ہوگا کہ بخاری بھائی کا ذکر نہ ہو۔ میرے میاں کہتے ہیں کہ ''میرا ایک دوست ہی تو نہیں جدا ہوا، وہ تو ایک استاد تھا جس سے ہم زندہ رہنے کا فلسفہ سیکھ رہے تھے۔''

مجھے یاد ہے جس دن بخاری بھائی نے پاکستان سے آنا تھا اُس سے تین چار دن پہلے میرے میاں کہنے لگے ''اب ہم کبھی بور (bore) نہیں ہوں گے کیونکہ ہمارا دوست بخاری آرہا ہے۔'' میرے میاں کی اُن کے ساتھ بہت بنتی تھی۔ بخاری بھائی آئے تو ان کا زیادہ وقت ان ہی کے ساتھ گزرتا تھا۔ پھر جب بخاری بھائی نے فیملی لانے کی بات کی تو ہم سب بہت خوش ہوئے۔ خوش قسمتی سے ہمیں تین گھر ایک ساتھ مل گئے، تیسرا سجاد بھائی کے لیے۔ وہ مہینہ بلکہ پچیس دن بہت مزے میں گزرے۔ ہم سب لوگ ایک خاندان کی طرح رہنے لگے۔ ایک گھر میں جو کچھ پک رہا تھا وہ تینوں گھروں میں جارہا تھا۔ ہم خواتین کا وقت اکثر اکٹھے گزرتا، خوب گپ شپ ہوتی۔ وقت پر لگا کر اُڑ رہا تھا کہ اچانک اِن خوشیوں کو کسی کی نظر لگ گئی اور ایک ہنستا بستا خاندان اپنے ایک عزیز اور خیرخواہ کو کھو بیٹھا، جس کا غم شاید بلکہ یقیناً عمر بھر ساتھ رہے گا۔ زندگی کے ہر موڑ پر ہم بخاری بھائی کو اِسی طرح یاد کرتے رہیں گے کہ جیسے وہ اب بھی اِسی دنیا میں ہیں۔ میری اپنے پروردگار سے دعا ہے کہ بخاری بھائی کے دونوں صاحبزادوں (عطاء المکرم اور عطاء المنعم) کو اُن کی شخصیت کا پرتو بنائے اور وہ اپنے والد کے ہر خواب کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔ آمین۔

ابھی دو دن پہلے میں دیکھ رہی تھی کہ میرا بیٹا معاذ جو بمشکل چار سال کا ہے، دو کھلونا گاڑیاں لے کر دوسرے بھائی کو بتا رہا ہے کہ یہ بخاری انکل کی گاڑی ہے ریڈ (Red) والی، اور یہ دوسری گاڑی ہے گندے شرطے والی۔ اُس کی گاڑی نے انکل کی گاڑی کو ایسے ٹکر ماری اور بخاری انکل اللہ میاں کے پاس چلے گئے۔ اِس سے زیادہ شاید میں اب کچھ بھی نہ لکھ پاؤں گی۔ اللہ اُن کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ارفع مقام عطا فرمائے۔ آمین۔